سٹاک مارکیٹ بحران۔ اصل صورتحال کیا ہے؟

معاشی حقائق

سکندر حمید لودھی

ملکی مالیاتی تاریخ میں گذشتہ دنوں پہلی بار سٹاک مارکیٹ کے بحران میں چھوٹے سٹے بازوں کو بڑے سٹے بازوں سے مار پڑی جس سے لاکھوں چھوٹے سرمایہ کاروں کو اُن کے خرید کردہ حصص کی قیمتیں اچانک گرنے سے نہ صرف کروڑوں روپے کا نقصان ہوا بلکہ دوسری طرف سٹاک مارکیٹ کے بزنس جم میں مجموعی طور پر 7 کھرب روپے سے بھی زائد کی کمی ہوئی جس سے چھوٹے اور درمیان درجے کے سرمایہ کاروں میں تشویش اور پریشانی بڑھی جبکہ غیر ملکی سرمایہ کاروں نے "محتاط رہو" کی پالیسی پر غور شروع کردیا۔

سٹاک مارکیٹ میں پچھلے دنوں کا بحران جیسے پیدا ہوا اُس کے بارے میں کئی ہفتوں سے توقع کی جارہی تھی۔ اس لئے کہ مارکیٹ مصنوعی طریقے سے جیسے اوپر جارہی تھی اُس سے اقتصادی ماہرین پہلے سے خدشہ ظاہر کررہے تھے کہ اس مارکیٹ نے کریش ہونا ہی ہے' پھر ایسے ہی ہوا۔ اس کے بعد مارکیٹ جس تیزی سے اوپر گئی تھی اُسی تیزی سے واپس آئی۔ اِس جھٹکے سے بڑے سٹے بازوں نے چھوٹے سٹے بازوں کو مار ڈالا اور اس کے نتیجہ میں عام اور چھوٹے سرمایہ کاروں کیلئے کسی بھی حصص میں کی جانے والی خالص سرمایہ کاری بھی بچانا مشکل ہو گیا۔ سٹے بازوں کی مہربانی اور حکومتی اداروں کی مانیٹرنگ کمزور ہونے سے مصنوعی طریقے سے مارکیٹ کا انڈکس جو تقریباً ایک ماہ قبل 10 ہزار پوائنٹس سے بھی اوپر چلا گیا تھا جس پر عالمی بنک اور امریکہ سمیت مختلف اداروں کے ماہرین بھی حیران رہ گئے تھے اس حوالے سے کئی حلقوں میں یہ خدشہ بھی ظاہر کیا جانے لگا کہ پراپرٹی کے بعد کہیں ہندوستان سرمایہ کاروں نے سٹاک مارکیٹ میں بھی بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر انوسٹمنٹ تو نہیں شروع کردی کیونکہ اعلیٰ سطحی حلقوں میں یہ تاثر عام ہے کہ پاکستان میں پراپرٹی کی قیمتوں میں اضافہ کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ "ہندو" کی انوسٹمنٹ ہے جو مصنوعی طریقے سے مارکیٹ کو اوپر لے جاکر اسے کسی وقت بھی نکال لے گا جس سے پاکستان میں اس حوالے سے ایک بڑا بحران پیدا ہو جائے گا۔ شاید "ہندو" نے سٹاک مارکیٹ میں بھی ان ڈائریکٹ طریقے سے عارضی سرمایہ کاری کرائی ہو' اور پھر مارکیٹ سے نکل گیا ہو۔

مارکیٹ حلقوں کے مطابق اس بحران میں اصل مار اُن کو پڑی ہے جنہوں نے 10 ہزار روپے کی سرمایہ کاری پر لاکھوں روپے کے حصص کا کام کیا تھا اور دس لاکھ سے پچاس لاکھ روپے تک کے سودے کئے تھے۔ اصل نقصان انہیں ہوا ہے یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان میں ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ سمال انویسٹر کون ہے اور اُس کی سرمایہ کاری کی حد کیا ہے۔ ہندوستان میں چند سال پہلے پچاس ہزار روپے تک کی سرمایہ کاری کرنے والے کو سمال انویسٹر کہا جاتا تھا۔ اب یہ حد ایک لاکھ روپے تک بڑھ چکی ہے جبکہ ہمارے ہاں شاید پانچ لاکھ روپے سے زائد کی سرمایہ کاری کرنے والا بھی زبردستی اس زمرے میں آتا ہے۔ ان حلقوں کے مطابق حکومت کو اس سلسلہ میں سمال اور میڈیم انویسٹر کی سرمایہ کاری کی حد کا تعین کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے سرمائے کا تحفظ کے لئے علیحدہ رومز بنانے چاہئیں کیونکہ ہمارا ملک یا سٹاک مارکیٹ بار بار بڑے بڑے جھٹکے برداشت نہیں کرسکتی۔ پچھلے چار پانچ سالوں میں ایسے تین چار بحران آچکے ہیں۔ لیکن اب یہ سلسلہ مزید نہیں بڑھنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں حکومت کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں ورنہ ملکی اقتصادی حالات میں بہتری اور سٹاک مارکیٹ سے لے کر ہر شعبہ میں حکومتی دعوؤں کی نفی ہو جائے گی جس سے عوام سے زیادہ حکومت کے لئے مسائل بڑھیں گے۔ سٹاک مارکیٹ میں بار بار قوانین بدلنے کی بجائے ایک ہی سپرٹ کے ساتھ انہیں نافذ کرنے سے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں صرف اس سلسلہ میں قوت فیصلہ اور سب کے ساتھ انصاف کی ضرورت ہے۔